رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند عہ — قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

فہرست مضامین
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ تقریر۔ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت اور انگریزی ترجمہ و تفسیر کی ضرورت۔ منافقین کو کچلنے جماعت احمدیہ کا (اہم) فرض صفحہ ۳ ... چندہ تحریک جدید ... جماعت کی مخلصانہ ... نیک عمل ... تقریر ... صفحہ ۱۵

جلد ۲۳ | مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو

فرمایا:۔ اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی۔ کہ دُعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے اِن بلاؤں کو دُور کر دیتا جن کا اُس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے۔ تو دُنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کیساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کے رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں۔ تو مُردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ و خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوے کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دُور کرو بے جا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بیقراری کی دُعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ گے۔

(الحکم ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷۔ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گھٹنے کے جوڑ میں کل سے درد ہے اور دوسرے بعض جوڑوں میں بھی درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل انشاء اللہ بعد نماز جمعہ بعد اختتام رخصت گوجرانوالہ تشریف لے جائیں گے۔

نظم بتقریب مراجعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ از سفر سندھ

از مولانا غلام احمد صاحب اختر احمدی

دل وجاں بردی واز بہر چہ؟ باز آمدۂ
دیں خدایت کہ عجب بندہ نواز آمدۂ

تا زسید ز تو از عانہ سزد جز بہ نیاز
عجب آزرم کنِ ناز و نیاز آمدۂ

باخدا سرّ و علن رازِ عجیبے داری
شانِ محمودی و در لبسِ ایاز آمدۂ

گفتہ ات گفتۂ حق ست ولیکن زلت
چہرہ برداز حقیقت ز مجاز آمدۂ

مہر را ذرّہ ناچیز بخود مے نہ کشد
دلِ مضطر کششے داشت کہ باز آمدۂ

آہنِ ایں دلِ ما را بزدودی و دراں
جلوہ کردی چہ عجب آئینہ ساز آمدۂ

شکوہ داری کہ فغانہا بخشم از دوری
مقصد ایں بس کہ بدل عجلہ طراز آمدۂ

مے کشم نازِ دلِ خود کہ نیرزد باہیچ
جذبش ایں بس کہ بمن مرحلہ تاز آمدۂ

ذرّہ را نظرت سوئے علوّ راہ دہد
کافتابی و عجب ذرّہ نواز آمدۂ

خواہد ایں قطرہ ز تو تاج تقرب چو حباب
زانکہ بحری و زبس قطرہ نواز آمدۂ

خلعتِ قربِ خدا تاجِ کرامت بخشی
بہر ما رہ نگاں باہمہ ساز آمدۂ

بوالہوس مست سرافرازئ ما را بدرت
بندگی بہ کہ عجب بندہ نواز آمدۂ

بہ غنا مے کشیٔ و زندہ نمائی بالطف
دی مرا کشتیٔ و اینک بہ نماز آمدۂ

حسن پروائے بہ عشاق ندارد لے جاں
ایں چہ سرّے ست کہ عشاق نواز آمدۂ

رغمِ شیطاں چو دِلا سجدہ سوئے بت کردی
چوں ملائک بہ خدا محرمِ راز آمدۂ

ارمغانے ز تو چوں شمع دریں محفلِ قدس
غیر ازیں نیست کہ با سوز و گداز آمدۂ

تا بہ چیں نیست عہد ہمت اے دل زیں تیہ
تا بہ ظلمت کدۂ زلفِ دراز آمدۂ

بہ حقیقت نتواں رفت گر از راہِ مجاز
تو چساں سوئے حقیقت ز مجاز آمدۂ

قبلۂ روئے وے و ابروِ محراب صفت
دیدی و بے تعبِ راہ بہ حجاز آمدۂ

غمِ ہجرائے دلِ پرسوز چو شمعت بگداخت
صبر پرسوز نمودی و بہ ساز آمدۂ

قبلہ گاہے عجب امروز خرامید براہ
کاندریں رہ چو قلم سجدہ طراز آمدۂ

وصل یک لحظہ چو از عیش ابد افزوں است
غمِ دوری! تو عبث زہرہ گداز آمدۂ

اختر از قبلۂ رخ ۔ ابروِ محراب نما!
طرحِ معبد بفگندی بہ نماز آمدۂ

آب گشتی و چو شبنم نگذشتی از خویش
تو بہ تو پردۂ وبے دل چو پیاز آمدۂ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ فروری ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت	
۱	صالح محمد صاحب	ضلع جھنگ
۲	محمد عبد اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
	تحریری بیعت	
۳	میاں احمد صاحب	ضلع کیمل پور
۴	ملکانی خاتون صاحبہ	"
۵	سہاگ بھری صاحبہ	"
۶	امیر بانو صاحبہ	"
۷	نور بانو صاحبہ	"
۸	محمد خان صاحب	"
۹	شیخ عطاء محمد صاحب	ضلع راولپنڈی
۱۰	رحمت اللہ صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۱	جعفر علی صاحب	"
۱۲	عبد المجید صاحب	"
۱۳	محمد حسین صاحب	"
۱۴	چودھری محمد شفیع صاحب	"
۱۵	عالم بی بی صاحبہ	ریاست جموں
۱۶	عائشہ بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۷	محمد رمضان صاحب	ضلع گجرات
۱۸	شفیدہ خانم صاحبہ	ضلع ہزارہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داری

نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اور احباب نے کھڑے ہوکر اس عائد کردہ ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۸ احباب نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۸۸ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اور تقریباً ڈیڑھ ماہ باقی ہے اس لئے احباب کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے ابھی اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصہ میں اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میں نے مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری کو سیلون بھیجا ہے۔ مولوی صاحب ۲۱ فروری کو مالابار سے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان (۲) خاکسار بعارضہ فالج بردان بخت گنج میں صاحب فراش ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عباس علی شاہ گارڈ ریلوے مردان (۳) خاکسار نے ترقی گریڈ اور تنخواہ کے لئے اپیل کی ہے۔ جو افسران بالا کے زیر غور ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد حسین راولپنڈی (۴) میرے والد ڈاکٹر فیض قادر صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد سعید قادیان (۵) خاکسار ریال اکیلا احمدی ہے۔ اور مخالفت زوروں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تازہ تقریر

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت اور قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کی ضرورت

مغربیت کو کچلنا جماعت احمدیہ کا اہم ترین فرض ہے

۲۵ - فروری - حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ولایت کو روانگی - اور مولوی اللہ دتا صاحب کی بلاد عربیہ سے واپسی پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اساتذہ و طلبا کی طرف سے جو دعوت چائے دی گئی - اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

مولوی اللہ دتا صاحب

چونکہ اب قادیان میں ہی رہیں گے - اور ممکن ہے بعض اور پارٹیاں بھی ہوں - جن میں ان کے متعلق کچھ بیان کرنے کا موقع مل جائے - لیکن مولوی شیر علی صاحب ولایت جا رہے ہیں - اور اب اُن کے یہاں ٹھہرنے کا بہت کم وقت ہے - اس لئے میں اپنی تقریر میں زیادہ تر

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

کو مدنظر رکھوں گا ۔

میں جہاں تک سمجھتا ہوں - مغربی تبلیغ فی الحال اُن امور میں سے ہے جن کو انسان نہ چھوڑ سکتا ہے - نہ اختیار کر سکتا ہے - ہمارے ملک میں ایک قصہ مشہور ہے - کہ کوئی باورچی تھا - اُسے یہ عادت تھی - کہ کھانا پکاتے وقت کوئی نہ کوئی چیز کھا جاتا اس کا آقا بہت بخیل تھا - ایک دن اُسے خیال پیدا ہوا - کہ نوکر ہنڈیا میں سے بوٹیاں نکال کر کھا جاتا ہے - اس پر اُسے گرفت کرنی چاہیئے - یہ خیال آنے پر وہ ایک دن یک دم باورچی خانہ میں چلا گیا - اس وقت نوکر

گرم گرم بوٹیاں

نکال کر مُونہہ میں ڈال رہا تھا - جونہی اس نے اپنے آقا کو آتے دیکھا - جلدی سے بوٹیوں کو نگلنے کی کوشش کی - مگر چونکہ وہ گرم تھیں - اس لئے نہ وہ انہیں تھوک سکا نہ نگل سکا - بلکہ وہ اس کے گلے میں پھنس کر رہ گئیں ۔

مغرب کی تبلیغ کی حالت بھی اس وقت ایسی ہی ہے - اور کچھ عرصہ تک ایسی ہی رہے گی - اور میں سمجھتا ہوں - یہی وجہ ہے - کہ ہماری جماعت کے بعض اصحاب بھی

مغربی تبلیغ کے مخالف

ہیں - کیونکہ وہاں تبلیغ کرنے کے نتیجہ میں بعض ایسے شرور پیدا ہونے کا خطرہ ہے - جو ساری جماعت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں ۔

مثلاً موجودہ زمانے میں ہم وہاں پردہ جاری نہیں کر سکتے - اور عام طور پر دیکھا گیا ہے - کہ بوجہ اس کے کہ مغرب میں تبلیغ کے لئے ایسے آدمی چنے جاتے ہیں - جو انگریزی جانتے ہوں - یہ نہیں دیکھا جاتا - کہ وہ اپنے اندر

رُوحانی طاقت

کس قدر رکھتے ہیں - اس لئے بعض مبلغ جب ولایت سے پھر کر آتے ہیں - تو وہاں کے اثرات کے ماتحت ہوتے ہیں - اور کہنا شروع کر دیتے ہیں - کہ پردے کی کیا ضرورت ہے - اور بجائے اس کے کہ وہ وہاں

اسلامی ماحول

تیار کریں - وہاں کی زہریلی فضا سے متاثر ہو جاتے ہیں - بالکل ممکن ہے - کہ یہ زہر کسی وقت بڑھ جائے - اور اتنی ترقی کر جائے - کہ وہ

ساری کی ساری عمارت

جو ہم تیار کر رہے ہیں - اس کے لئے ڈائنامیٹ ثابت ہو - اور وہی کوششیں جو اسلام کی اشاعت کا موجب ہو رہی ہیں - اس کے

ضعف اور تباہی کا موجب

بن جائیں - اس قسم کے اور بھی کئی نقائص ہیں جن کے متعلق یہ احتمال پیدا ہو سکتا ہے - کہ ممکن ہے - وہ کسی وقت ساری جماعت کے لئے کمزوری اور ضعف کا موجب بن جائیں - کئی مواقع ایسے ہوتے ہیں - جب انسان سے نیک نیتی سے بھی کمزوری ہو جاتی ہے ۔

ایک موقعہ پر جس کی تفصیل بیان کرنا میں پسند نہیں کرتا - بعض مستورات آئیں - اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کرنا چاہا - میں نے کہا - کہ میں

عورتوں سے مصافحہ

نہیں کر سکتا - کیونکہ اسلام نے اس سے منع کیا ہے - یہ سُننے کے بعد ایک ہمارے مبلغ تھے انہیں خیال پیدا ہوا - کہ بجائے بعد میں کسی اور ذریعہ سے بات پہونچنے کے بہتر ہے - کہ میں خود ہی ذکر کر دوں - چنانچہ وہ باہر نکل کر مجھ سے کہنے لگے - اصل بات یہ ہے - کہ میں تو عورتوں سے مصافحہ کے متعلق کبھی کبھی کمزوری دکھا دیا کرتا ہوں - کیونکہ یہاں

سخت مجبوری

ہے - عورتیں مردوں سے نہ صرف مصافحہ بلکہ معانقہ بھی کرتی ہیں - میں معانقہ تو نہیں - مگر مصافحہ کر لیتا تھا - تو یہ چیزیں ایسی ہیں - جن میں بعض دفعہ انسان مجبور ہو جاتا ہے - کبھی حجاب آ جاتا ہے - کبھی شرم دامنگیر ہو جاتی ہے - اور کبھی یہ خیال آتا ہے - کہ اگر میں نے مصافحہ نہ کیا - تو انہیں مجھ سے نفرت پیدا ہو جائے گی - اور اس طرح اسلام کی

تبلیغ کو نقصان

پہونچے گا۔ اور یہ بجائے قریب ہونے کے اسلام سے اور زیادہ دور ہو جائیں گے کبھی خیال آتا ہے۔ کہ پردے کی تائید کرنے سے انہیں تنفر پیدا ہو گا۔ کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اگر

کثرت ازدواج

پر میں نے زور دیا۔ تو یہ اسلام سے دور ہو جائینگے غرض اس قسم کے سوالات کی وجہ سے جو انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک مبلغ کمزوری دکھا دیتا ہے۔ اور بجائے مبلغ بننے کے وہ معذرت کرنے والا ہو جاتا ہے۔ اور جس قوم میں

معذرت کنندے

پیدا ہو جائیں۔ اس کی تباہی کے لئے کسی اور دشمن کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ جو قوم اپنے خیالات اور عقائد پر خود ہی یقین نہیں رکھتی۔ وہ کسی دوسرے سے یہ امید نہیں رکھ سکتی۔ کہ وہ اس کے خیالات اور عقائد پر ایمان لائے۔ بلکہ ایسا کمزور انسان لوگوں میں یہ جرأت پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ نہیں شائد ساری قوم ہی اس قسم کی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ یہ سمجھیں۔ کہ یہ کسی مفید عقیدہ اور مفید خیال کو لے کر ہمارے پاس آتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کے پردہ میں ان کی

کوئی سیاسی غرض

پوشیدہ ہے۔ مذہبی روح ان کے پیچھے نہیں اور وہ مسائل جن کو ہمارے ذہنوں میں دلائل سے داخل نہیں کر سکتے۔ انہیں معذرت کے پردوں کے پیچھے چھپانا چاہتے ہیں۔ ورنہ مذہبی یقین رکھنے والے دنیا کے کسی میدان میں شرمندہ نہیں ہوتے۔ بے شک

کلام احسن سے مباحثہ کرنا

قرآن مجید کا حکم ہے۔ مگر اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ ہم اس قسم کا کلام کریں۔ جو مسائل کی حقیقت کو چھپا دے۔ صرف بعض تکلیف دہ مسائل ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے بیان کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً

کفر و اسلام کا مسئلہ

ہے۔ اس میں ایسے الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اور استعمال کرنے چاہئیں۔ جو محتاط ہوں۔ کیونکہ کفر کا لفظ ایسا ہے۔ جسے انسان اپنے لئے گالی سمجھتا ہے۔

پس اس مسئلہ کے بیان کرنے میں اگر ہم

احتیاط سے کام

لیتے ہیں۔ تو یہ اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہو گا کمزوری نہیں کہلائے گی۔ کیونکہ حقیقت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ کئی جگہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں۔ آپ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں آپ اپنے آپ کو کیا کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مسلمان میں کہتا ہوں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو میں اسے مسلمان کہتا ہوں۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ آپ یہ بتائیں۔

کیا غیر احمدیوں میں حقیقتِ اسلام موجود ہے

وہ کہتے ہیں نہیں۔ میں کہتا ہوں یہی میرا عقیدہ ہے۔ نام کے لحاظ سے جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ ہم بھی اُسے مسلمان کہتے ہیں لیکن آپ بھی مانتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے حقیقت اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ اور میں بھی کہتا ہوں کہ انہوں نے حقیقتِ اسلام کو ترک کر دیا ہے اور جب میں حضرت مرزا صاحب کو راستباز مانتا اور آپ کی

صداقت کا قائل

ہوں۔ تو میں یہ کس طرح تسلیم کر سکتا ہوں۔ کہ حقیقتِ اسلام آپ کو قبول نہ کرنے والوں میں بھی پائی جاسکتی ہے۔ اس احتیاط کے اختیار کرنے کی ضرورت یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کافر وہ ہوتا ہے۔ جو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر

ہو۔ اور آپ پر حملہ کرے۔ اب ایک مسلمان ایسے لفظ کو یقیناً گالی سمجھے گا۔ پس ایسے موقعہ پر جہاں احتمال ہو۔ کہ دوسرا شخص ہمارے الفاظ کو گالی سمجھے گا۔ ایسے الفاظ استعمال کر لیتے جن سے حقیقت بھی واضح ہو جائے۔ اور دوسرے کا دل بھی نہ دکھے جائز ہے۔ مگر عام مسائل کے متعلق جب انسان ایسا رویہ اختیار

کر لیتا ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ

دوسری قوم سے تاثر

اختیار کر رہا ہے۔ جن باتوں میں یورپ سے ہمیں اختلاف ہے۔ اس سے کم اختلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ والوں سے نہ تھا۔ آپ بھی جب مشرکین مکہ کے سامنے کہتے۔ کہ خدا ایک ہے۔ تو وہ اس عقیدہ کو (نعوذ باللہ) ایسا ہی احمقانہ سمجھتے تھے۔ جیسے یورپ والے پردہ اور تعدد ازدواج کے مسائل کو آج سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان کی طرف سے ان الفاظ میں

حیرت کا اظہار

کیا گیا ہے۔ کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ کے الفاظ بتاتے ہیں۔ ان کے نفس کے گوشہ گوشہ میں یہ بات جم چکی تھی۔ کہ اس میں شک وشبہ کی کوئی بات ہی نہیں۔ کہ معبود کئی ہیں۔ اور یہ نعوذ باللہ ایسا بیوقوف ہے۔ کہ اس نے سب کو کوٹ کاٹ کر

ایک الٰہ

بنا دیا ہے۔ وہ کہتے بھلا ایسی حماقت کی بات بھی کوئی اور ہو سکتی ہے۔ مکہ والے جو یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ الٰہ کئی ہیں۔ وہ اس حقیقت کو سن کر کہ خدا تو ایک ہی ہے۔ کتنے ہنستے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس بات کو سن کر ہنستے ہنستے

مکہ والوں کی پسلیوں میں بل

پڑ جاتے ہوں گے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ تو نہ نکلا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معذرت کرنی شروع کر دی۔ کہ الٰہ ہیں تو پانچ۔ ہیں تو تین۔ ہیں تو دو۔ مگر دیکھو بعض مصلحتیں ہوتی ہیں۔ ان کی بناء پر ایسی باتیں کہنی ہی پڑتی ہیں۔ بلکہ آپ نے علی الاعلان فرمایا کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر رکھ دو۔ تو میں تمہاری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ تم سے یہ منواؤں گا۔ کہ خدا ایک ہی ہے۔ پس

ہمارا فرض ہے کہ ہم سچائی پر مضبوطی سے قائم رہیں

اگر اسلام کا ایک مسئلہ بھی غلط ہے۔ یا اس کا ایک مسئلہ بھی پالش کا مستحق ہے تو پھر اسلام جھوٹا ہے۔ اور بہتر ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں۔ اور اگر اسلام سچا ہے۔ تو پھر دنیا جو اس پر اعتراض کرتی ہے۔ پاگل ہے اور پاگلوں کے ڈر کے مارے ہم حق بات کو کیوں چھوڑ دیں

پاگل کا علاج

یہ نہیں۔ کہ ہم اس سے ڈر کر حقیقت کو چھپائیں بلکہ یہ ہے۔ کہ پاگل کا پاگل پن دور کریں۔ مگر قدرتی طور پر چونکہ مغربی ممالک میں اس قسم کی باتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے مغربی تبلیغ کے متعلق

جماعت کو ہر وقت بیدار رہنا چاہیئے

اس کی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ اور ہر وقت دیکھتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ کس طریق پر کام ہو رہا ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔ اس وقت

مغربی تبلیغ

کے نتیجہ میں جو چیز ہمیں مل رہی ہے۔ وہ یہ شہرت ہے۔ کہ احمدی جماعت کام کر رہی ہے۔ اور یہ فائدہ ہے۔ کہ جماعت کی مخالفت لوگ انتہائی سختی سے نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی شہرت ایسے ممالک میں بھی ہو چکی ہے جن سے دنیا مرعوب ہے۔ گویا اس تبلیغ سے اس وقت ہمیں

سیاسی اور تمدنی طور پر فائدہ

پہونچ رہا ہے۔ مذہبی لحاظ سے نہیں۔ گو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی قوم ایسی نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے پیغام کے قبول کرنے کی استطاعت اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ اور یقیناً

جو کام پیچھے نہیں ہوا وہ آج ہو سکتا ہے

اور خدا تعالیٰ کے پیغام کے اہل مغرب ویسے ہی مستحق ہیں۔ جیسے مشرقی۔ کیونکہ ہمیں جو تعلیم ملی ہے۔ اس کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ہے۔ اس لئے ہمارے لئے جھجکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مغرب میں تبلیغ اسلام

کی کیا ضرورت ہے۔ وہ میرے نقطۂ نگاہ سے ویسے ہی بے وقوف ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو مغرب میں تبلیغ کرتے وقت

اسلامی احکام کے متعلق معذرتیں

کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان دونوں نے اسلام کی طاقت اور اس کی قوت کو نہیں پہچانا۔ جن لوگوں کے نزدیک مغرب اس بات کا اہل ہی نہیں۔ کہ خدائی احکام پر عمل کرے۔ انہوں نے قرآن مجید کی طاقت کو نہیں سمجھا۔ اور جو لوگ

مغربی طاقت اور اس کی شوکت سے مرعوب

ہوکر اسلامی تعلیم کے متعلق معذرتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی تعلیم کو نہیں پہچانا۔ اگر وہ تعلیم جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سے اخذ کرکے دنیا میں پیش کیا ہے۔ درست ہے اور اگر کیا۔ یہ لفظ تو میں نے فرض کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ورنہ اس میں شبہ ہی نہیں۔ کہ وہ درست ہے۔ تو یقیناً وہ کامیاب ہوکر رہے گی۔ اور ان دونوں گروہوں سے اصل تعلیم احمدیت کو جنگ کرنی پڑے گی۔ کیونکہ یہ دونوں گروہ ایسے ہیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ میں مایوس ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ایک

مشیت میں مایوسی کا اظہار

کرتا ہے۔ اور دوسرا نفی میں۔ ایک کہتا ہے مغرب اسلام قبول کر ہی نہیں سکتا۔ اسے چھوڑ دو۔ دوسرا کہتا ہے۔ اس کے سامنے اسلامی تعلیمیں پیش کرنا

تو ضروری ہے۔ مگر بعض احکام پر وہ عمل نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور یہ ایک

بہت بڑا خطرہ

ہے جس کے دفعیہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور اس کے نوٹس جلد سے جلد شائع ہوں۔ اگر ہم قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے نوٹس کو مکمل کر دیں۔ تو اس فتنہ کے راستہ کو بہت حد تک مسدود کر سکتے ہیں اگر ہمارے ترجمۂ قرآن کریم میں اسلامی احکام پر خوب زور دیا جائے۔ اور ان تمام مسائل کے متعلق جن کے بارے میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ ہمارے مبلغ اُن کو بیان کرنے میں کمزوری دکھائیں

تفصیلی بحث

ہو۔ اور انہیں دلائل کے رُو سے درست ثابت کیا گیا ہو۔ تو ہمارے مبلغ یا وہ احمدی جو تجارت وغیرہ کے لئے غیر ممالک میں جائیں۔ اُن مسائل کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم کو چھپا نہیں سکتے اور اس طرح معذرت کا طریق اختیار کرنا آئندہ کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً

قرآن مجید میں پردہ کا حکم

ہے۔ اگر ہم دھڑنے کے ساتھ پردے کی خوبیاں ثابت کریں۔ اور بے پردگی کے نقصانات بتائیں اور دُوسرے خیالات کو رد کریں۔ تو پھر

دو ہی صورتیں

ہو سکتی ہیں۔ یا تو آئندہ مبلغ قرآن مجید کے ان اوراق کو جن میں ان مسائل پر بحث ہو۔ پھاڑ کر

لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ یا مجبور ہوکر وہی تعلیم بیان کریں گے۔ جو ترجمہ قرآن مجید اور اس کے نوٹوں میں ہماری جماعت کی طرف سے پیش کی گئی ہو۔ یا اگر کوئی مبلغ

کثرت ازدواج کے مسئلہ کے متعلق معذرت

کرنے کا عادی ہے۔ اور ترجمۂ قرآن کریم میں کثرت ازدواج کی تائید میں زور، شور سے نوٹس موجود ہوں۔ تو مبلغ کے لئے یہی صورت رہ جاتی ہے۔ کہ یا تو قرآن مجید کو لوگوں سے چھپائے یا اسے پیش کرے۔ اور جب وہ قرآن مجید لوگوں کے سامنے پیش کرنے پر مجبور ہوگا۔ کیونکہ قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جس سے تمام اسلامی علوم نکلتے ہیں۔ تو وہ اس بات پر بھی مجبور ہوگا۔ کہ اسلامی احکام کو ان کی اصل شکل میں بیان کرے۔

یا اسی طرح

عورتوں سے مصافحہ

کرنا ہے۔ یا سُود ہے۔ یا بعض اور مسائل ہیں۔ جن میں اسلامی تعلیم اور مغربی تعلیم کا آپس میں تصادم ہو جاتا ہے۔ اس تصادم کے موقعہ پر قرآن مجید کا ترجمہ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو کام آ سکتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں تمام مسائل آ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جس میں اتنے انواع کے علوم ہوں۔ جتنے انواع کے علوم قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ملکہ اگر ہم آج قرآن مجید کی موجودگی میں کوئی ایسی ہی کتاب

لکھنا چاہیں۔ جو اسی طرح تمام علوم پر حاوی ہو جس طرح قرآن مجید حاوی ہے۔ تو نہیں لکھ سکتے۔ کیونکہ

قرآن مجید کے بطون

بھی ہیں ۔

پس قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کے تفسیری نوٹس ہی ایسی چیز ہیں۔ جو مغربی ممالک میں اس مصیبت کا سر کچل سکتے ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ ایک نہایت ہی اہم کام ہے۔ جس کی طرف جتنی جلدی توجہ ہو سکتی۔ اتنا ہی مناسب ہوتا۔ اور اب بھی جتنی جلدی یہ کام ہو جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔

مولوی شیر علی صاحب

اس غرض کے لئے ولایت جا رہے ہیں۔ تا کہ وہاں جا کر وہ قرآن کریم کے ترجمہ کی انگریزی زبان کے لحاظ سے مزید نگرانی کر سکیں۔ اس بات کی قرآن مجید کے نوٹوں کے لئے بھی ضرورت ہے۔ مگر ترجمہ کے لئے زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ترجمہ میں یہ مشکل پیش آتی ہے۔ کہ اگر

تحت اللفظ ترجمہ

کیا جائے۔ تو زبان بگڑ جاتی ہے۔ اور اگر زیادہ واضح کیا جائے۔ تو وہ ترجمہ کی حد سے نکل کر تفسیر بن جاتا ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ ماہر اہل زبان اصحاب سے اس بارے میں مشورہ لے لیا جائے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ترجمہ دیکھ کر کسی جگہ کوئی ایک ہی لفظ ایسا بتا دیں۔ جو

ایک فقرہ کا قائم مقام

ہوسکے۔ اور اس طرح ترجمہ مختصر ہونے کے باوجود زیادہ مطالب پر حاوی ہو جائے۔ یا کوئی زبان کی غلطی ہو۔ تو اسے دور کردیں یہ کام جس وقت ہو جائے گا۔ اس کے بعد بقیہ کام ہمارے لئے سہل ہو جائیگا۔

ایڈریس میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی صحت کمزور ہے۔ اور وہ زیادہ سردی برداشت نہیں کرسکتے۔ بلکہ ایک دفعہ میں نے ایک رویا بھی دیکھا تھا۔ جس کی ایک حد تک میں اب خلاف ورزی کر رہا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں۔ وہ اپنا کام جلد سے جلد ختم کریں گے۔ اور ان کا

ولائت میں مختصر سے مختصر قیام

ہوگا۔ مفتی صاحب جب امریکہ سے واپس آئے تھے۔ تو اس وقت میں نے رویا میں دیکھا کہ میں کہتا ہوں میں اب مفتی صاحب اور مولوی شیر علی صاحب کو باہر نہیں جانے دوں گا۔ رویا میں گو یہ میرا اپنا فقرہ تھا۔ مگر رویا کے اس قسم کے الفاظ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ کام اس قسم کا ہے۔ کہ اگر وہ قلیل سے قلیل عرصہ اس کام میں لگا کر واپس آجائیں۔ تو ان کا وہاں کا قیام بھی

قادیان کا قیام

ہی سمجھا جائے گا۔ زیادہ غرض یہ ہے کہ ترجمہ کی اصلاح ہو جائے۔ اور زبان کے لحاظ سے اس میں کوئی نقص نہ رہے باقی

طباعت کا کام

دوسرے لوگ بھی کرسکتے ہیں۔ صحت کے کمزور ہونے کی وجہ سے تکالیف بے شک ہوتی ہیں۔ لیکن ان ممالک میں ایسے سامان موجود ہیں جن سے یہ تکلیفیں دور کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً سردی ہے۔ ایسے آدمی کو جس نے باہر نکل کر کام کرنا ہو بے شک اس کی وجہ سے تکلیف ہوگی۔ لیکن مکان کے اندر بیٹھ کر جس نے کام کرنا ہو۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہاں انگیٹھی ہیٹرز اور گیس وغیرہ سے مکانات کو خوب گرم رکھا جاتا ہے۔ پھر بعض مکانات ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں

پانی سے گرم

کیا جاتا ہے۔ دیواروں میں لوہے کی نالیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے ہر وقت ابلتا ہوا پانی گذرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح مکان کی دیواریں گرم رہتی ہیں۔ اور اندر بیٹھا ہوا آدمی بغیر اس کے کہ اس کے پاس انگیٹھی ہو یہ سمجھتا ہے۔ کہ

مارچ یا اپریل کا مہینہ

ہے۔ اور اسے کوئی سردی محسوس نہیں ہوتی بلکہ بعض جگہ ریلوں کو بھی اس طرح گرم کیا جاتا ہے۔ اور وہ اس قدر گرم ہو جاتی ہیں۔ کہ آدمی کے لئے بعض دفعہ بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پاؤں جلتے ہیں۔ تو یہ سارے سامان ہوسکتے ہیں۔ اور انسان تکلیف سے بچ سکتا ہے۔

بحری سفر

میں بھی جو تکالیف ہوتی ہیں۔ وہ گو بظاہر محسوس زیادہ ہوتی ہیں۔ مگر خطرات والی نہیں ہوتیں۔ جیسے متلی ہے۔ متلی جب کسی کو ہو تو وہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ اب اس کی

زندگی کا آخری لمحہ

ہے۔ لیکن جب قے ہو جائے تو طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ دراصل سمندر کی حرکت کی وجہ سے انسانی جسم میں بھی ایک متوازی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کا معدہ نیچے ہی نیچے چلا جارہا ہے۔ لیکن عام لوگوں کی رائے یہ ہے کہ

سمندری سفر

کے بعد انسان کی صحت پہلے کی نسبت زیادہ اچھی ہو جاتی ہے۔ بے شک بعض استثنائی صورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور ممکن ہے کوئی شخص ایسا بھی ہو۔ جس کی صحت سمندری سفر کے بعد اچھی نہ ہو۔ لیکن بالعموم ایسا ہی ہوتا ہے کہ سمندری سفر کے بعد صحت بہت حد تک درست ہو جاتی ہے۔ اور ممکن ہے اس سفر سے اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو

مولوی صاحب کی صحت

بھی درست ہو جائے۔ کیونکہ سمندری ہواؤں میں ایسی تاثیرات ہوتی ہیں۔ جو خشکی کی ہواؤں میں نہیں ہوتیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ ایک

بہت بڑی چیز

جو مولوی شیر علی صاحب کو حاصل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قادیان کے بہت سے لوگ ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ اور قدرتی طور پر جہاں اس قسم کا تعلق ہو۔ وہاں دعائیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ

بہت بڑی طاقت

ہے۔ جو مولوی صاحب کو حاصل ہے۔ جس انسان کے پیچھے کثیر دعائیں جاری ہوں۔ اس کی مشکلات خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ ہی آپ حل ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ کام جسے خدا تعالےٰ جلد سے جلد تکمیل تک پہونچائے۔ اس قسم کا ہے۔ کہ اپنے اندر

بہت بڑی ذمہ واری

رکھتا ہے۔

دنیا میں قرآن کریم کے ترجمے ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی غرض تعلیم ہوا کرتی ہے۔ مگر اس میں ایک زائد غرض بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے

مستقبل کو خطرات سے بچایا جائے

ورنہ اگر مغربی ممالک میں اسلام پھیلتا چلا جائے۔ اور اس کے مسائل مشتبہ ہوتے جائیں۔ تو ڈر ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہونے والے عیسائی اسی طرح اسلام کو بگاڑ دیں۔ جس طرح انہوں نے عیسائیت کو بگاڑا۔ پس ضرورت ہے۔ کہ

مغربیت اور اسلام کے درمیان

ایسی دیوار حائل کردی جائے۔ جیسے ذوالقرنین نے دیوار بنائی۔ کہ جس کے اوپر سے چڑھ کر کوئی مخالفت نہ آسکے۔ ہاں اس کے دروازوں سے اجازت لے کر صحیح رستہ سے آنا چاہے تو آجائے۔ یعنی مغرب کا کوئی شخص

اسلامی احکام سے بغاوت

نہ کرسکے۔ اور نہ اس کے احکام کو بگاڑ سکے بلکہ اسلام کے متعلق جو کچھ کہے۔ اور جس تعلیم کو وہ قرآن کریم کی طرف منسوب کرے اس کے کہنے اور منسوب کرنے کی شریعت اسے اجازت دیتی ہو۔ اس

اہم کام

کے لئے مولوی صاحب جارہے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ قادیان میں ان کے بہت سے شاگرد ہیں۔ ناظروں میں سے بھی ایک دو کو چھوڑ کر باقی سب ان کے شاگرد ہیں۔ اور جو

دوسرے محکموں والے

ہیں۔ وہ بھی اکثر ان کے شاگرد ہیں۔ بیرونی جماعتوں میں بھی بہت سے ان کے دوست اور شاگرد ہیں۔

پس فکر کی کوئی بات نہیں۔ صرف

صحت کی کمزوری کا خیال

ہے۔ مگر دعائیں انسانی کاموں میں بہت ممد ہوتی ہیں۔ اور جب مولوی صاحب کے لئے اتنے کثیر آدمیوں کی طرف سے دعائیں ہوں گی۔ تو یقیناً ان کے لئے بہت آسانی ہوگی۔ پھر بیماریوں کا مقابلہ اس طاقت سے بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان یہ سمجھے۔ کہ جس کام کے لئے وہ جارہا ہے۔ وہ کتنا اہم ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ مغربی ممالک میں

تبلیغ اسلام

کی راہ میں بہت سی مشکلات حائل ہیں۔ لیکن اگر علاوہ مبلغین کے کثرت سے ہماری جماعت کے احباب ان ممالک میں جائیں تو ان کے ذریعہ بھی ان

مشکلات کا ازالہ

ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مبلغ کے لئے یہ دقت ہوتی ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ مجالس میں اگر عورتوں سے مصافحہ نہ کیا جاسکے۔ تو لوگوں سے ملنے ملانے میں بڑی دقت ہوگی۔ یا تعدد ازدواج کے متعلق جب تک معذرت نہ کی جائے۔ تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ یا پردے کا ذکر جب تک ترک نہ کیا جائے لوگ

اسلامی مسائل کی طرف توجہ

نہیں کرتے۔ اس وجہ سے وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں ان مسائل کے متعلق خاموشی اختیار کرلوں اور اسلام کے دوسرے احکام کا لوگوں کو قائل کرتا چلا جاؤں۔ تا لوگ کہیں یہ نہ کہنے لگ جائیں۔ کہ اسے اتنا عرصہ اس ملک میں تبلیغ کے لئے گئے ہوگیا۔ مگر اس نے کام کچھ نہیں کیا۔ اس وجہ سے وہ اپنا پہلو بدل لیتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگ جو اپنی تجارت وغیرہ کے سلسلہ میں ان ممالک میں جائیں۔ وہ صحیح اسلام لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ کیونکہ انہیں اس سے کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ کہ وہ لوگ مسلمان ہوتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ وہ

احمدیت کی صحیح تعلیم

انہیں بتائیں گے۔ چاہے وہ مانیں۔ یا نہ مانیں اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان ممالک میں کثرت سے ہماری جماعت کے لوگوں کا جانا مفید ہوگا۔ لیکن قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ یہ ایک مستقل چیز ہیں۔ اور نہ صرف انگلستان بلکہ امریکہ کے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ چاہے وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ پھر یہ ترجمہ ہمارے مبلغوں کو بھی ایسی طرف نہیں جانے دے گا جو

سلسلہ کے لئے خطرات کا موجب

ہو۔

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں نے ابھی تک پوری طرح احمدیت کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اللہ تعالےٰ نے میری خلافت کے شروع زمانہ میں مجھ سے ایک کام لیا اور وہ یہ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نبوّت

کے عقیدہ کو تفصیلی طور پر خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ جماعت میں قائم کیا۔ بے شک لوگ پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے قائل تھے۔ اور مسئلہ اجرائے نبوت کو مانتے تھے مگر اس کی تفصیلات اور تشریحات معین صورت میں لوگوں کے سامنے نہیں آئی تھیں۔ غیر مبائعین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ نبوت مسیح موعود کا مسئلہ بعد میں بنا لیا گیا ہے۔ مگر

یہ بالکل جھوٹ ہے

ہم نے کوئی نیا مسئلہ نہیں بنایا۔ ہم میں سے ہر شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ قسم کھا کر کہہ سکتا ہے۔ کہ اس وقت بھی اس کے یہی عقائد تھے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی سمجھتا تھا۔ مگر اس مسئلہ کی تشریح۔ تفصیل۔ اور اس کے

تمام پہلوؤں کا ذہن میں مستحضر ہونا

یہ بالکل جداگانہ چیز ہے۔ جیسے قرآن مجید میں سب باتیں موجود ہیں۔ مگر بحث مباحثہ کے بعد اس کی آیتوں کی جو کیفیت معلوم ہوتی ہے وہ پہلے ذہن میں نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیتیں نئی بنالی گئی ہیں۔ قرآن مجید کی آیتیں تو وہی ہوتی ہیں۔ صرف ایک تشریح پہلے ذہن میں مستحضر نہیں ہوتی۔ اور وہ دوسرے وقت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح

نبوت کے مسئلہ کے متعلق پوری وضاحت

کہ اسلام میں نبوت کس رنگ میں جاری ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کیسی ہے۔ اور اس نبوت میں کیا کیا استثنا ہے۔ یہ باتیں گو مجملاً پہلے موجود تھیں۔ مگر تفصیلاً نہیں تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ کام مجھ سے کرایا۔ اور اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کا اس پر قیام ہوگیا ہے۔

دوسری جنگ

جو ابھی باقی ہے۔ اور جس میں اگر خدا تعالےٰ نے مجھ سے کام لینا ہے۔ تو مجھے۔ نہیں تو کسی اور کو کام کرنا پڑے گا۔ وہ مغربیت سے جنگ اور اس کو کچلنا ہے۔

میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہم میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ بلکہ محسوس کیا۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ ہم میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو

مغربیت کے اثر کے نیچے

ہے۔ اور جب بھی اُسے موقعہ ملا۔ وہ مغربیت کو اسلام کا جامہ پہنا کر ہم میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور ہمیں اس سے عظیم الشان جنگ کرنی پڑے گی۔ جس طرح شیطان دوست بن کر اندر داخل ہوتا ہے۔ جس طرح وہ ہمارے ہی بھائی بنے تھے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو چھپانے اور آپ کے

درجہ کو کم کرنے کی کوشش

کی۔ اسی طرح ہمارے ہی وہ بھائی بنے ہوں گے۔ بلکہ ہیں۔ جنہوں نے مغربیت کی تعلیم کو ہمارے اندر مختلف پیراؤں میں داخل کرنا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ سانپ اپنا سر اٹھائے۔ اسے کچل دیں۔

میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ اُن آدمیوں کو کچلا جائے۔ کیونکہ

ہمارے دشمن آدمی نہیں بلکہ شیطان ہے

اور میں کہتا ہوں۔ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ وہ تعلیم بلند ہو۔ اسے کچل دیں۔ اور اس کے اور اسلام کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کردیں۔ جس کے بعد مغربیت کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ رہے۔ کہ وہ اجازت لے کر اندر داخل ہو۔ بغیر اجازت اندر داخل نہ ہوسکے۔ بالکل ممکن ہے۔

ذوالقرنین کے دیوار حائل کرنے سے مراد

مغربیت اور مشرقیت میں دیوار حائل کرنا مراد ہو۔ اور دو قوموں سے مراد دو قسم کے جذبات اور قومی خیالات و افکار ہوں۔ اور بالکل ممکن ہے۔ جس دیوار کو ہم نے تیار کرنا ہے۔ اس سے مراد قرآن کریم کی خدمت ہو۔ بلکہ غالب ہے۔ کہ وہی ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

براہین احمدیہ حصہ پنجم

میں لکھا ہے۔ کہ دیوار سے وہ قرآنی دلائل مراد ہیں۔ جو مسیح موعود کو دیئے گئے۔

بہر حال میں اس موقعہ پر جماعت کے لوگوں کو عموماً۔ اور نوجوانوں کو خصوصاً بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ مغربی تاثرات کو دیکھ کر مت ڈرو۔ جن لوگوں کو خدا تعالےٰ نے دُور بین نگاہ دی ہے۔ انہیں نظر آرہا ہے۔ کہ

مغرب تباہ ہوگیا

مغرب تباہ ہوتا جارہا ہے۔ اور مغرب تباہ ہو جائے گا۔ کوئی طاقت اس کو تباہ ہونے سے روک نہیں سکتی۔ اور نہ اُس کو مٹنے سے باز رکھ سکتی ہے۔

لیکن جن کو یورپ کی تباہی نظر نہیں آرہی۔ اور وہ اس سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ ان کی حالت اس شخص کی سی ہے۔ جو اس وقت دریا کی سیر کے لئے جاتا ہے۔ جس وقت اس کا کنارہ گر رہا ہو۔ جو سیر کرنا چاہتے تھے۔ وہ سیر کر کے آچکے۔ اب جو اس دریا کی سیر کرنے کے لئے جاتا ہے وہ

اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان

کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کنارہ پر جب پہونچے گا وہ کنارہ گر جائے گا۔ اور سیر کرنے والا ڈوب جائے گا۔

پس یاد رکھو اس وقت تم میں سے کسی کا ان تاثرات سے متاثر ہونا صرف حماقت ہی نہیں۔ بلکہ قومی غداری بھی ہے۔ ایک زمانہ ہوتا ہے۔ جب لاعلمی کی وجہ سے کسی کام کا کرنا حماقت کہلاتا ہے۔ لیکن جب اس کی برائیاں ظاہر ہو جائیں۔ اور قوم پر اس کے جو زہریلے اثرات پڑ سکتے ہوں۔ وہ نمایاں ہو جائیں اس وقت ان کاموں کو اختیار کرنا

قومی غداری اور غفلت مجرمانہ

ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا میں پھر دوبارہ اسلام کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ جس تعلیم کو اس نے پیش کیا۔ اور جس تعلیم کا عملی نمونہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو سکے۔ ہمارے لئے اب یہ گنجائش نہیں رہی۔ کہ ان احکام کی وہ تاویلات کریں۔ جو اسلام کے منشاء کے خلاف ہوں۔ کیونکہ

شریعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی

اور سنت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ خواہ کوئی نبی ہو یا غیر نبی۔ پس وہ چیز جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا میں قائم کیا۔ اگر ہم اسے قائم کرتے ہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور اگر ہم ان احکام میں

تبدیلی جائز سمجھتے

یا تبدیلی کو قبول کر لیتے ہیں تو نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غائت کو مفقود کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد بعثت کو بھی فراموش کر دیتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت کا مقابلہ کریں۔ دیکھو جاپان اس وقت بنیادی لحاظ سے مغرب کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور بعض امور میں وہ عمدگی سے اسے شکست دے رہا ہے۔ اگر جاپان بغیر مذہب کے مغربیت کو شکست دے سکتا ہے۔ اگر

جاپان کے نوجوان

مارکس کے فلسفہ کو پڑھتے ہوئے اس لئے اسے ٹھکرا دیتے ہیں۔ کہ وہ جاپان کی ترقی میں روک ہے۔ اگر جاپان کے مزدور انگلستان کے سوشلزم کو اس لئے پرے پھینک دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ بھی ویسے ہی مطالبات کریں گے۔ تو جاپان کی ترقی میں روک ثابت ہوں گے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کیوں احمدی نوجوان مغربیت کو ٹھکرا نہیں سکتے۔ جب ان کے پاس مغربیت سے بہت زیادہ اعلےٰ اور مفید تعلیم ہے۔ اور وہ کیوں اس امر کو نہیں سمجھ سکتے۔ کہ

مغربیت دراصل چمکتا ہوا پیتل ہے

مگر ان کے اپنے گھروں میں سونا موجود ہے۔ اور سونے کے بدلے پیتل لینا ہرگز دانائی نہیں کہلا سکتا۔ جاپان کے پاس سونا نہیں۔ اس کے پاس بھی پیتل ہے۔ اور مغرب والوں کے پاس بھی پیتل ہے۔ مگر جاپان اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ وہ اپنے پیتل کو ایک دوسرے پیتل سے تبدیل کرے۔ لیکن ہمارے گھر میں تو سونا ہے ہم اس سونا کو چھوڑ کر مغربیت کا پیتل کیوں لیں پس یاد رکھو۔

ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم مغربیت کی نقل کریں

بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت کا سر کچلیں۔ اور اسے اسلام کا غلام بنا کر اسلام میں داخل کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ اہل مغرب کی نقل شروع کر دیتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دنیا کا مصلح مسیح موعود نہیں۔ بلکہ مصلح

یوروپین فلاسفر

ہیں۔ اور اگر انہی کے خیالات نے دنیا کی اصلاح کرنی تھی۔ تو پھر وہ اس بات کا حق رکھتے تھے۔ کہ انہیں اصلاح عالم کے لئے کھڑا کیا جاتا۔ اور جانسن اور دوسرے لوگوں کو مسیح موعود بنایا جاتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کو مصلح نہیں بنایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصلاح عالم کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر ہم کسی وقت مغرب کے خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ تو

مسیح موعود کا جُبّہ اتار کر

آپ کے دشمنوں کو پہنا دیتے ہیں۔ اور شاید اسی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رویا کا اشارہ ہے۔ جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ کے چوغہ کو ایک چور اتار کر لے گیا اور پھر اسے واپس لیا گیا۔ اگر ہم اسلام میں مغربیت کو داخل کرتے ہیں۔ تو یقیناً مسیح موعود کا جبہ اتار کر مغرب والوں کو پہناتے ہیں:

پس میں نوجوانوں کو خصوصاً ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اس فتنہ کی حقیقت کو سمجھیں۔ وہ زمانہ گزر گیا۔ جب اہل مغرب کی طرف سے ایک بات اٹھتی۔ اور دنیا اسے فوراً صحیح تسلیم کر لیتی تھی۔ مگر

اب مسیح موعود کا زمانہ ہے

اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ مغربیت کے رعب کو مٹا دے۔ بے شک ابھی لوگوں کو مغربیت کا رعب مٹتا نظر نہیں آرہا۔ اور جب تم اسلامی احکام ان کے سامنے پیش کرو گے۔ تو وہ ہنسیں گے اور کہیں گے ان مسائل پر دنیا کہاں عمل کر سکتی ہے۔ تم پردہ کا مسئلہ پیش کرو گے۔ تو وہ ہنسیں گے۔ تعدد ازدواج کے مسائل بیان کرو گے تو ہنسیں گے۔

سود کی مخالفت

کرو گے۔ تو ہنسیں گے۔ عورتوں کے مصافحہ کی مخالفت کرو گے تو

244

ہنسینگے مگر تم انہیں پہننے اور کہو دن کے پہلے حصے میں تم ہنس لو لیکن جب شام آئے گی تو تم ہنسنے کے قابل نہ ہو گے اور پھر جب صبح نکلے گی۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کی بجائے تمہیں حکومت دی ہوگی کیونکہ ان کے پاس وہ خیالات ہیں جو آج کے ہیں اور

تمہارے پاس وہ خیالات ہیں جو کل کے ہیں

اگر کل کے خیالات جاننے والا آج کے خیالات والوں سے مرعوب ہو جاتا ہے تو وہ احمق ہے اور جس وقت کل کا دن چڑھے گا دنیا اس بیوقوف پر ہنسے گی۔ جس وقت یورپ نے وہ باتیں کہیں جو آج وہاں رائج ہیں۔ اس وقت بھی لوگ ہنسا کرتے تھے۔ مگر اس وقت یورپ کے خیالات کل کے تھے۔ اور ہنسنے والوں کے خیالات کل کے نہیں تھے۔ ایک زمانہ تھا۔ جب انگریز ڈاڑھی رکھتے تھے۔ بادشاہ کا حکم تھا کہ ڈاڑھی نہیں رکھنی چاہیئے مگر لوگ اس حکم کو نہ مانتے۔ وہ حکومت کی طرف سے سزائیں برداشت کر لیتے مگر ڈاڑھی رکھنا نہ چھوڑتے۔ کیونکہ کہتے یہ

مرد کا نشان

ہے۔ اسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ اگر کوئی ڈاڑھی رکھتا ہے تو اس پر تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق فوراً یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ یا تو یہ دمن کیتھولک پادری ہے۔ یا پاگل ہے۔ یا پھر

بادشاہ کی ڈاڑھی

ہوا کرتی تھی۔ اور شاید وہ بھی نہیں رہی کیونکہ موجودہ بادشاہ پرنس آف ویلز ہونے کی حالت میں ڈاڑھی نہیں رکھے ہوئے تھے۔ اس پر اخبارات میں بحثیں ہوئیں۔ اور لکھا گیا۔ کہ یہ محض ایک رواج ہے۔ اگر بادشاہ چاہے تو ڈاڑھی رکھ لے۔ نہ چاہے تو نہ رکھے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں عاید کی جا سکتی۔ بہر حال ایک زمانہ تھا۔ جب یورپ ڈاڑھی رکھنا ضروری سمجھتا اور اب یہ زمانہ ہے کہ ڈاڑھی رکھنا عیب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح جب

ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت

تھی۔ تو ہندو جبے پہنا کرتے تھے۔ مگر اب جبہ پوش مولوی بھی کوٹ پتلون پہنتے ہیں۔ زمانہ کے ان تغیرات کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر رائج الوقت خیالات کی پروا نہ کرتے ہوئے فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ

پانچ فٹ لمبا کلاہ

سر پر رکھنا چاہیئے۔ تو گو دنیا آج اس پر ہنسی اڑائے۔ لیکن اگر خیالی طور پر وہ دیکھنا چاہے تو اسے نظر آ سکتا ہے۔ کہ ایک زمانہ کے بعد وہی لوگ جو اب ننگے سر رہنا فیشن سمجھتے ہیں۔ پانچ پانچ فٹ لمبے کلاہ پہننا فیشن سمجھ رہے ہونگے غرض یہ تمام چیزیں خارجی اثرات کے ماتحت ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقی چیز وہی ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مذہب کے ہر ایک حکم پر مضبوطی سے قائم رہیں اور مغربیت کا اس عمدگی سے مقابلہ کریں کہ دشمن کی ہنسی رونے میں اور ہمارا دکھ خوشی میں تبدیل ہو جائے

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور جس کام کے لئے وہ جا رہے ہیں۔ اس کو جلد سے جلد سر انجام دے کر وہ خیر و عافیت سے واپس آئیں۔

اقبال و حسن

قاتل و سفاک یا خونخوار باش — رہزن و قزاق و خلق آزار باش

مے پرست و بنگ خور و منجوار باش — بے حیا و بے وفا غدار باش

دربدر آوارہ و بے کار باش — رخنت فتنہ پوش و در بازار باش

قوم چوں بیدار باشد تو بخسپ — چوں بخسپد قوم تو بیدار باش

کار بند قشقہ و زنار شو — زرد پوش و خالصہ سردار باش

کاذب و کذاب باش و مفتری — حیلہ ساز و حیلہ جو مکار باش

پُر حذر شو از صف کربانیاں — با شریفاں بر سر پیکار باش

گر بیفتد مسجدے، پروا مکن — تو بفکر درہم و دینار باش

تا نشست کونسلے آید بدست — غور کن در مشتری ہشیار باش

زیں مہمات عظیمہ فرصتے — عزم بیت اللہ کن و زوار باش

از خدا ہم از نبی بیزار باش — در ہمہ اوصاف برخوردار باش

چوں شوی کامل بہر نوع کمال — بر جہاد قادیاں تیار باش

"تا توانی با جماعت یار باش

رونق ہنگامہ احرار باش" (اقبال)

حسن رہتاسی

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد

احباب جماعت کا مخلصانہ لبیک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا چندہ تحریک جدید کے متعلق ارشاد ہے۔ کہ

"یاد رکھو۔ نیکی میں جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سال کے آخر میں دیدینگے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ بعد میں دیدینگے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع ہی بند ہوگئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر تک دیدینگے۔ جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وہ اگلے ماہ دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ سوائے کسی ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن وہ مجبوری نہیں۔ جو انسان خود اپنے لئے قرار دے لے"

اس ارشاد پر عمل کرنے والے مخلصین کے خطوط کا خلاصہ ذیل میں اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ جن احباب نے جلد ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ اپنے بھائیوں کے نمونہ کو دیکھ کر جلد ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

۱۔ برکت علی خانصاحب ٹھیکیدار مگوئی (برما) لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد الفضل میں پڑھا۔ جس بات پر خدا راضی۔ اور خدا کا مقرر کردہ خلیفہ راضی ہو۔ اس پر ہم بھی بسر و چشم راضی ہیں۔ چونکہ ہماری انجمن کے احباب مختلف مقامات پر ہیں۔ اس لئے دورہ پر جانیوالا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ سب دوستوں کو ارشاد امام سے آگاہ کروں گا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ عمل بھی ہوگا۔ پیارے امام کے پیارے خطبات ہماری رُوح رواں ہیں۔ و اللہ ہم ان خطبات کے ذریعہ زندہ ہیں۔ ڈاک آنے کی انتظار لگی رہتی ہے۔ مولےٰ کریم ہم سب دوستوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۔ مولوی محمد علی صاحب سول ناظر پشاور سے لکھتے ہیں:۔

سال گزشتہ ۱۹۳۴ء میں خاکسار نے -/۱۱۵ روپیہ پوری تنخواہ تحریک جدید میں ادا کی تھی۔ تحریک جدید سال دوم میں باوجود اس کے کہ کمترین کے پاس کوئی نقد روپیہ نہیں۔ بلکہ قرض دار تھا۔ اور اب بھی مقروض ہوں۔ ایک سو پندرہ روپیہ کا وعدہ لکھوایا۔ مگر حیران تھا۔ کہ ادائیگی کس طرح ہوگی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ حضور کی دعا کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے مجھے اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ مبلغ ایک صد روپیہ کا بیمہ ارسال حضور کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے توفیق بخشی۔

۳۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ بندہ نے پندرہ روپیہ چندہ تحریک جدید گذشتہ سال گذشتہ ادا کر دیا تھا۔ سال دوم کے لئے -/۱۵ کا وعدہ کر کے اقرار کیا تھا۔ کہ تین قسطوں میں ادا کرونگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ کہ میں نے شروع فروری ۱۹۳۶ء تک -/۱۵ کی موعودہ رقم ادا کر دی ہے۔

۴۔ بابو اللہ بخش صاحب سب پوسٹ ماسٹر کھوڑ لکھتے ہیں:۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد الفضل میں پڑھا۔ میں نے اس سال چالیس روپیہ کا وعدہ کیا تھا۔ اور خیال تھا

اور خیال تھا کہ یا قسط آہستہ آہستہ میعاد کے اندر یہ رقم ادا کر دونگا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں یہی ضروری سمجھا گیا۔ کہ سب سے پہلے یہ چندہ ادا کر دیا جائے۔ اور بعد میں دوسرا قرض۔ کیونکہ ذاتی قرض سے سلسلہ کی ضرورت مقدم ہے۔

۵۔ بھائی محمد نذیر صاحب محصل انجمن احمدیہ اچھا پور لکھتے ہیں۔ گذشتہ سال میں نے اپنے وعدہ ۲۰ کی رقم یکمشت ادا کر دی تھی۔ گو آج کل میرا خرچ زیادہ ہے۔ اور آمدنی بہت ہی کم۔ مگر میرے دل نے قبول نہ کیا۔ کہ تحریک جدید جیسے اہم اور ضروری چندہ کو دو تین قسطوں میں ادا کر کے ثواب میں کمی کی جائے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آخر جنوری ۳۶ء کو اپنے وعدہ کی رقم ۳۵ ارسال کر دی ہے۔

۶۔ بابو غلام حسن خاں صاحب سارٹر ملتان لکھتے ہیں۔ میں نے پانچ روپیہ شروع جنوری میں ادا کر دیئے تھے۔ اور بقایا -/۲۵ روپیہ بروز جمعہ چندہ عام کے ساتھ سیکرٹری مال ملتان کو ادا کر کے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کر رہا ہوں۔

۷۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ماڈل سکول لاہور لکھتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید سال دوم جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مارچ کے شروع میں انشاء اللہ تعالےٰ تمام رقم ادا ہو جائے گی۔

۸۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب بمبئی سے لکھتے ہیں۔ میں موعودہ رقم یکمشت ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ تاہم جنوری سے ماہوار قسط کی رقم دگنی کر دی ہے۔ اب انشاء اللہ تعالےٰ میرا چندہ تحریک جدید بجائے نومبر ۳۶ء کے مئی ۳۶ء تک ادا ہو جائے گا۔

۹۔ بابو اکبر علی صاحب کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد چندہ تحریک جدید سال دوم کے متعلق عرض ہے۔ کہ میں نے تحریک قرضہ حسنہ میں دو صد روپیہ دیا ہوا ہے اس میں سے ایک صد روپیہ تحریک جدید کے حساب میں ادا کرنے کے لئے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی خدمت میں لکھ رہا ہوں (ایک صد روپیہ کی رقم داخل ہو چکی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء)

۱۰۔ میر افضل علی صاحب انکم ٹیکس آفیسر نے ایک صد روپیہ قرضہ حسنہ میں سے داخل فرمادیا ہے

۱۱۔ جناب بہاؤالدین خان صاحب حیدر آباد دکن لکھتے ہیں۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ ہر سال رقم چندہ تحریک جدید یکمشت ادا کر دوں۔ چنانچہ پچھلے سال کی رقم بھی میں نے یکمشت دی تھی۔ اور اس سال بھی اسی فکر میں تھا۔ کہ یکمشت ادا کر دوں۔ اگرچہ بظاہر کوئی ایسی صورت نہیں تھی۔ کہ میں اس رقم کو یکمشت ادا کرتا۔ مگر میرے مولا نے میرے لئے سامان کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے موقع دیا۔ کہ میں ایک سو دس روپیہ کلدار اپنے سیکرٹری مال کو یکمشت ادا کر رہا ہوں۔ الحمد للہ۔

۱۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور لکھتے ہیں۔ شکر ہے کہ میں باوجود کئی ایک مجبوریوں کے اپنے وعدہ کا ایک صد روپیہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں یکمشت ادا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

جن احباب کی موعودہ رقوم قابلِ ادا ہیں۔ ان سے امید ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ادا کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں گے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

خریداران الحکم کو ضروری اطلاع

میرے یک بیک بیمار ہو جانے کی وجہ سے ۲۸ر فروری کا پرچہ وقت پر نہیں نکل سکے گا۔ چونکہ میں کمزوری زیادہ محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے ۲۸ر فروری اور ۷ر مارچ کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ صفحات کی کمی آئندہ نمبروں میں پوری کر دی جائیگی۔ (انشاء اللہ تعالےٰ)

(محمود احمد عرفانی)

وصیتیں

نمبر ۴۰۳۴:۔ منکہ فیض قادر ولد شیخ نور احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۵۵/ روپیہ ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فیض قادر ولد شیخ نور احمد قادیان ۹/۲/۳۴ حال ملازم راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ ایم اے ایاز انسپکٹر وصایا ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ ظہیر احمد سکرٹری مال انجمن احمدیہ راولپنڈی

نمبر ۴۲۱۵:۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد نبی بخش صاحب قوم کمہار پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ / اگست ۱۹۳۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کچھ نہیں اس وقت میری ماہوار آمدنی ۱۳ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود ۹/۱۲/۳۴۔ گواہ شد:۔ مبارک احمد بھٹی سکرٹری مال مسجد اقصیٰ قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد امین محصل مسجد اقصیٰ قادیان۔

بے کار موٹر ڈرائیور

عاجز موٹر ڈرائیوری کا کام بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ بلکہ موٹر کے فٹنگ کے کام سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اگر کسی احمدی بزرگ کو موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو۔ تو بندہ کو مطلع فرمائیں۔

خاکسار:۔ نذیر احمد احمدی۔ بہلول پور براستہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی گاہنا ولد حسن ذات کانواں سکنہ چک ۱۶۲ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس جاتا ہے کہ مسمی علی ولد تھتو ذات موہنہ سکنہ چک ۱۳۰ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۵/۵/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی احمد بخش ولد محبت ذات ... سکنہ چک نمبر ۵۰ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۳۰/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پہلوان ولد عنایت ذات وراج سکنہ مہرانوالہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۱/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کھنہ ولد دولتیہ ذات علیانہ سکنہ علیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی احمد ولد سیدارا ذات حسام سکنہ چاہ دلادر والا داخلی حسام تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۴/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۳/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۶ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی میر محمد ولد دلی ذات سیال سکنہ ساجھر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۴/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضیہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد ولد حسین ذات چشتی سکنہ قادیان تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۴/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

شادی سے پہلے

کونسا سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں۔

بندہ:۔ ہدایت نامہ خاوند بالمقابل اڈہ تانگہ۔ لاہور

مژدہ جانفزاء

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل جان جہاں ہیر آئل رجسٹرڈ استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

ملنے کا پتہ
ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

الطبیب کی اشاعت خاص

اگر آپ جنسی معلومات کے متعلق بہترین واقفیت حاصل کرنا چاہیں۔ تو سرزمین ہند کے مشہور بلند پایہ اور بہترین طبی رسالہ "الطبیب" کی اشاعت خاص موسومہ

معلومات و مجربات باہیہ

ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر ضرور منگوا لیجئے۔ کیونکہ انتخاب زوج تشریح و وظائف اعضاء تناسلیہ ادویہ و اغذیہ باہیہ۔ صدری نسخہ جات اور اسراری مجربات اور [illegible] بیش قیمت اور مفید معلومات اس میں درج ہیں جو آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گی۔ حجم ۱۶۰ صفحات علاوہ تصاویر الطبیب۔ لاہور کی نسبت ماہرین فن کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ سرزمین ہند کا بہترین طبی رسالہ ہے جو طبیب غیر طبیب سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے۔ نمونے کا پرچہ حتی الامکان مفت۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ الطبیب برکت علیخان روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

چند پیشہ وروں کی ضرورت

تحصیل نارووال کے ایک قصبہ میں ایک موچی ایک جولاہا۔ اور ایک حکیم درکار ہیں جو دوست وہاں کام کرنا چاہیں۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں درخواست ارسال فرمائیں۔

باقی معلومات بھی نظارت ہذا سے حاصل ہوں گی۔   ناظر امور عامہ قادیان

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر [illegible] نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ عہ

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہو نایا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش رو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپواؤ

نمونے مفت طلب کریں

انگریزی ہندی گورمکھی کے علیحدہ نرخ

پنجاب بھر میں سب سے سستی اور اچھی چھپوائی کا کام کرنیوالی واحد فرم

نرخ چھپوائی اردو اشتہارات بمعہ قیمت اعلیٰ رنگین کاغذ

سائز اشتہار	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۴½ × ۵½	۱-۰-۰	۲-۰-۰	۳-۴-۰
۵½ × ۹	۲-۰-۰	۳-۸-۰	۵-۰-۰
۹ × ۱۱	۳-۸-۰	۵-۰-۰	۷-۸-۰
۱۱ × ۱۵	۵-۰-۰	۷-۸-۰	

زیادہ کام کیلئے علیحدہ نرخ۔ نرخ ہر صورت میں تمام پریسوں سے کم۔ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے

شمس پرنٹنگ پریس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

ڈلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

ڈلروز ناسور سرطانی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ توت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر برسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ گزیدہ کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجزاء کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سر درد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

تین نئی کتابیں ـــــ حجم ساڑھے تین ہزار صفحے ـــــ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ ـــــ قیمت صرف ۹ روپے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ وہی درّ بے بہا ہے جس کے لئے احباب جماعت مدت سے تمنائی تھے۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قیمت بھی ادا کرنے کو تیار تھے۔ مگر ان کا قومی بک ڈپو اب برائے نام ہدیہ پر ہی دے دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ یہ علمی و روحانی جواہر پاروں کا حجم قریباً ۲ ہزار صفحہ ہوگا۔ جو چار ضخیم جلدوں میں تقسیم ہوں گے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دوست انہیں دیکھکر خوش ہوں گے۔ اور ہمیشہ کے لئے حرزِ جان بنا لیں گے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے خود بھی خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی بنائیں۔

قیمت فی جلد صرف ڈیڑھ روپیہ ہے

روئداد مقدمہ بہاولپور

یہ وُہ معرکۃ الآراء کتاب ہے جو مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کئی سال کی محنت کے بعد تالیف کی ہے۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے وہ تمام مباحثات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقدمہ کے دوران میں ہوئے۔ چونکہ آج کل غیر احمدی مخالف "فیصلہ مقدمہ بہاولپور" کے نام سے ایک رسالہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ ان کی پھیلائی ہوئی زہر کا تریاق بھی ان تک پہنچائیں۔ حجم ۱۲ سو صفحہ ہوگا۔ اور دو جلدوں میں چھپے گی۔

کاغذ متوسط درجہ لکھائی چھپائی عمدہ۔ مگر

قیمت

صرف ایک روپیہ فی جلد لی جائیگی

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم دید حالات آپؑ کے پرانے خادم حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قلمبند فرمائے ہیں۔ جو صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو دوست حضرت مفتی صاحب کے طرزِ تحریر سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی لکھی ہوئی یہ کتاب اپنے اندر کس قدر شانِ دلربائی رکھتی ہوگی۔

پس ہر ایک وہ بھائی جو اپنے آقا و مولا کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ وہ اس کو خریدے۔ اور ضرور خریدے۔ اور ذکر حبیب پڑھ کر وصلِ حبیب کا لطف اٹھائے۔

کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہوگی۔ حجم تقریباً تین سو صفحہ ہوگا کئی ایک فوٹو بھی ہونگے۔ مگر ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا تینوں کتابوں کا حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ کے قریب ہوگا۔ اور قیمت صرف ۹ روپے۔ اور اس پر بھی یہ سہولت کہ جو دوست یکمشت ۹ روپے نہ دے سکتے ہوں۔ وُہ ۸ر ماہوار کے حساب سے قیمت اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری مال کی معرفت بھجواتے رہیں۔ پہلی قسط فروری سے سمجھی جائیگی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت اور سہولت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار: ملک فضل حسین مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اطلاعنامہ زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء ایکٹ کمپنی ہائے ہند

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ نمبر ۹۷ بابت ۱۹۳۵ء

بمعاملہ موقوفی کاروبار لینڈ کمپنی لمیٹڈ لاہور رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء۔

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ رام پرتاپ کپور یکے از حصہ داران کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی متذکرہ بالا بتاریخ ۷ر اگست ۱۹۳۵ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔

از آنجا کہ یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۳ر مارچ ۱۹۳۶ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں ۱۳ر مارچ ۱۹۳۶ء کو بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا وکیل عدالت ہذا یا مختار مجاز پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ عدالت ہذا منجانب حصہ دار متذکرہ بالا کی نقل لینا چاہے۔ تو وُہ اسے عدالت ہذا میں درخواست دینے اور مقررہ فیس ادا کرنے پر مہیا کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۳۶ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔

حسب الحکم:۔

(مہر عدالت)

کے۔ سی۔ او۔ ویب صاحب بہادر۔ ڈپٹی رجسٹرار۔

اطلاعنامہ زیر دفعہ ۱۶۶۔ ایکٹ نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء ایکٹ کمپنی ہائے ہند

بعدالت عالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ نمبر ۸۵ بابت ۱۹۳۵ء

بمعاملہ موقوفی کاروبار لینڈ کمپنی لمیٹڈ لاہور رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سورج ناتھ جوتشی یکے از حصہ داران کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی متذکرہ بالا بتاریخ ۲۹ر اگست ۱۹۳۵ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔

از آنجا کہ یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۳ر مارچ ۱۹۳۶ء (تاریخ سماعت واقعی) کو پیش ہو۔ اسلئے بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ بابت ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں ۱۳ر مارچ ۱۹۳۶ء کو بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا وکیل عدالت ہذا یا مختار مجاز پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ عدالت ہذا منجانب حصہ دار متذکرہ بالا کی نقل لینا چاہے۔ تو وُہ اُسے عدالت ہذا میں درخواست دینے اور مقررہ فیس ادا کرنے پر مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۳۶ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم:۔

(مہرِ عدالت)

کے۔ سی۔ ویب صاحب بہادر۔ ڈپٹی رجسٹرار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹوکیو کی حکومت پر فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور وزیر داخلہ وزیر خارجہ وزیر اعظم اور امیر البحر کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جاپانی قونصل مقیم چین نے ان جاپانی اخبارات کو جو چین سے شائع ہوتے ہیں۔ ہدایت کی ہے۔ کہ وہ بغاوت جاپان کے متعلق کوئی خبر شائع نہ کریں۔ اس انقلاب سے چین میں دہشت پھیل گئی ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فوجی حکومت کی طرف سے چین منگولیا۔ اور سوویٹ کے خلاف زبردست اقدام کیا جائے گا۔ شنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اوساکا اور ٹوکیو کے دفاتر تبادلہ زر نے اپنا کاروبار بند کر دیا۔ سنگاپور میں جاپانی قونصل کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ٹوکیو میں جن لوگوں کو قتل کیا گیا ہے۔ ان میں وزیر مالیات تاکاہاشی بھی ہیں۔

دمشق ۲۶ فروری۔ شام کے فرانسیسی ہائی کمشنر نے وزیر اعظم کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں بیان کیا ہے کہ حکومت فرانس کی حکمت عملی ہمیشہ یہی رہی ہے۔ کہ وہ شام کے باشندوں کے جائز مطالبات کا احترام کرے۔ چنانچہ اس مصالحتی مکتوب سے صورت حالات خوشگوار ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ دارالعوام نے بحث وتمحیص کے بغیر ہندوستان کے ان علاقوں کے نظم و نسق کے احکام منظور کر لئے جائیں جنہیں آئندہ آئین کے اطلاق سے خارج کر دیا گیا ہے اس سے قبل دارالامراء نے ان احکام کی منظوری دے دی ہے۔

سان فرانسسکو ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ ٹوکیو سے کوئی آدمی بیرونی مقامات پر ٹیلیفون نہیں کر سکتا۔ اور تمام سلسلہ مراسلات بند کر دیا گیا ہے۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور اخبارات کی اطلاعات جاپان سے باہر نہیں جا سکتیں۔

روما ۲۶ فروری۔ ایریٹریا کے محاذ پر مارشل بڈوگلیو کی ایک اطلاع کے مطابق معرکہ کی لڑائی ہو رہی ہے۔ خصوصاً امبالاگی اور ٹمبین میں طیاروں کے ذریعہ خوب بمباری کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم نے سندھ اور اڑیسہ کے گورنروں ہز ایکسیلنسی...

گراہم اور ہیجے آسٹن ہیو بٹ کو شرف باریابی بخشا۔ اور دونوں کو کے سی ایس آئی کے خطاب دیئے۔

روما ۲۶ فروری۔ بحیرہ روم میں ایک دوسرے کی امداد کرنے کے متعلق برطانیہ کے نوٹ مورخہ ۱۷ فروری کے جواب کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالیہ نے اپنے حقوق کو برقرار رکھا ہے۔ وہ جس طرح مناسب سمجھے گا عمل کرے گا۔

لاہور ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے مسٹر جناح رہا شدہ نظربندوں کے ساتھ ملاقات کرنے کے بعد مسلمانوں کے مطالبات حکومت کے سامنے رکھیں گے۔ ان مطالبات میں تحریک شہید گنج کے اسیروں کی رہائی۔ اخبارات کی ضبط شدہ ضمانتوں کی واپسی خاص طور پر اہم ہیں۔

لاہور ۲۶ فروری۔ سردار عبدالصمد خان جو لاہور کے سٹی مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں ۲۹ فروری سے چارج لے لیں گے۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ کل دارالعوام میں کرنل ویجوڈ نے ایک استفسار کیا۔ کہ آیا ہندوستانی ریلوں کے لئے سامان ابھی تک جرمنی سے منگایا جاتا ہے۔ مسٹر بٹلر نے جواب میں بتایا۔ کہ جب کبھی جرمنی کے ٹنڈر ہندوستان کے لئے زیادہ سود مند ثابت ہوتے ہیں۔ تو سامان کے لئے جرمنی کو آرڈر دیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے آرڈروں کی تعداد بہت قلیل ہے۔

پٹنہ ۲۶ فروری۔ مقامی گورنمنٹ نے بہار میونسپل کمیٹی کو ۱۵ ماہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔

سراج گنج ۲۶ فروری۔ گزشتہ شب ایک بازار جل کر راکھ ہو گیا۔ لاکھوں روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر موہن لال سکسینہ نے دریافت کیا کہ گورنمنٹ ہند کو یاد ہے۔ کہ گذشتہ دسمبر نائب وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا۔ کہ سیاسی نظربندوں اور اسیروں کی رہائی کا سوال گورنمنٹ ہند کی مرضی پر ہے۔ کیا گورنمنٹ ہند اس سوال پر غور کرنے کو تیار ہے۔ سر ہنری کریک نے جواب میں کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے رہائی کے سوال پر نہ کبھی غور کیا ہے۔ اور نہ وہ غور کرنے کو تیار ہے۔

لاہور ۲۶ فروری۔ مالکان اخبار "سیاست" نے مطلوبہ ضمانت داخل کر دی ہے۔ غالباً مارچ کے شروع سے اخبار جاری ہو گا۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں ریلوے کے متعلق مطالبات زیر بحث ہوئی۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر نے جوابی تقریر کی۔ آراء شمار ہو کر تحریک تخفیف منظور ہو گئی۔ مسٹر اسحاق سیٹھ نے ایک قرار داد تخفیف پیش کی۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ ایم اینڈ ایس ایم اور ای۔ آئی۔ آر میں مسلمانوں کے تناسب کی کمی کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ مولانا شوکت علی اور سر غضنفر علی بہادر نے اس کی تائید کی۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جواب میں کہا کہ جہاں تک ان دو ریلوں کا تعلق ہے حکومت کے احکام ۱۹۳۴ء کے اخیر میں پہنچے۔ ان ریلوں نے ۲۵ فی صدی مسلمانوں کو ملازم رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس پر قرار داد تخفیف واپس لے لی گئی۔

رنگون ۲۶ فروری۔ رنگون یونیورسٹی کے ایک ہزار طلباء نے طلباء کی یونین کے صدر کو ایک تقریر کی بنا پر کالج سے نکال دیئے جانے کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال کر دی ہے۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کی رپورٹ ہندوستان اور انگلستان میں بیک وقت ۲ مارچ کو شائع ہو گی

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں فوجی اخراجات کو گھٹانے کا ایک ریزولیوشن پیش ہوا۔ جو ۱۷ کے مقابلہ میں ۳۴ آراء سے نامنظور ہوا۔ کمانڈر انچیف سر رابرٹ کیسل نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں اتنی بھاری تعداد میں فوج بیرونی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی اندرونی حفاظت کے لئے رکھی گئی ہے۔

لاہور ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ پنجاب کے ہندو اور سکھ۔ ہندوؤں اور سکھوں

کی مشترکہ نیشنلسٹ پارٹی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۲۶ فروری۔ سر تیج بہادر سپرو کو یو پی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ وہ بیکاری کمیٹی کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لیں گے۔ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم سکیم کے رائج ہونے کے بعد یہ پہلی مثال ہے۔ کہ سر تیج بہادر سپرو خاص حالات میں صوبجاتی لیجسلیچر کے ممبر نامزد ہوئے ہیں۔

آگرہ ۲۶ فروری۔ فیروز آباد کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے ۱۱۹ اشخاص کو بری کر دیا گیا ہے۔ اور ۳۴ اشخاص کو حبس دوام کی سزا دی گئی ہے۔

برلن ۲۶ فروری۔ جرمنی میں رومن کیتھولک کی وسیع تنظیم کو روکنے کے لئے ۱۰۰ رومن کیتھولک نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ شہنشاہ جارج پنجم کی تجہیز و تکفین پر ۵۰۰۰ ۲ پونڈ کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ مسٹر سرت چندر بوس نے ایک مکتوب میں اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ میں جدید آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کا ہرگز حامی نہیں۔ اگر کانگریس نے کونسلوں میں عہدے قبول کر لئے۔ تو یہ کانگریس کے خلاف غداری ہو گی۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ دارالامراء میں ہندوستان کے ان حصوں کے نظم و نسق کی جنہیں آئندہ آئین کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے منظوری کی تحریک پیش کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے کہا۔ کہ ہندوستان کی پسماندہ اقوام کے لئے وفاقی حکومت سازگار نہیں

عدیس آبابا ۲۶ فروری۔ حبشہ کے مسلمانوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ اٹلی کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو متحد ہو جانا چاہئے۔

ناگپور ۲۶ فروری۔ مقامی حکومت کے اس ارادہ کے خلاف کہ موٹروں پر سو فیصدی زیادہ ٹیکس عاید کیا جائے۔ بطور احتجاج موٹر ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔

الہ آباد ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۲۹ فروری کو مارسیلز سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ اور ۳ مارچ کو الہ آباد پہنچ جائیں گے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں تبدیلیاں

یکم مئی ۱۹۳۶ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال گاڑی کے ذریعہ اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔

(۱) مال و اسباب کے موجودہ دس گروپوں کو ۱۶ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور اس تقسیم کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گڈس ٹیرف حصہ اول (۵۲) میں جو یکم مئی ۱۹۳۶ء سے بروئے عمل آئیگا۔ مشرح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اب جس کی کاپیاں یکم مئی سے قیمتاً مل سکیں گی

(ب) موجودہ اور نئے گروپوں کی شرح ذیل میں ساتھ ساتھ درج کی جاتی ہے:۔

موجودہ: گروپ	موجودہ: شرح فی میل بحساب فی من	ترمیم شدہ: گروپ	ترمیم شدہ: شرح فی میل بحساب فی من
۱	٫۳۸ پائی	۱	٫۳۸ پائی
[illegible]	٫۴۲ "	۲	٫۴۲ "
—	—	۲ الف	٫۴۶ "
—	—	۲ ب	٫۵۰ "
—	—	۲ س	٫۵۴ "
۳	٫۵۸ پائی	۳	٫۵۸ "
۴	٫۶۲ "	۴	٫۶۲ "
—	—	۴ الف	٫۶۷ "
—	—	۴ ب	٫۷۲ "
۵	٫۷۷ پائی	۵	٫۷۷ "
۶	٫۸۳ "	۶	٫۸۳ "
—	—	۶ الف	٫۸۹ "
۷	٫۹۶ پائی	۷	٫۹۶ "
۸	۱٫۰۴ "	۸	۱٫۰۴ "
۹	۱٫۲۵ "	۹	۱٫۲۵ "
۱۰	۱٫۸۷ "	۱۰	۱٫۸۷ "

۲۔ اشیاء کی عام تقسیم میں موجودہ اندراج مندرجہ ذیل طریق پر ترمیم کئے جائینگے۔

(الف) وہ اشیاء جن کے نقصان کی ریلوے ذمہ دار ہے۔ ان کی موجودہ شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

(ب) وہ اشیاء جن کے نقصان کی ریلوے اور مالک دونوں ذمہ دار ہیں۔ ان میں مالک کے نقصان کی ذمہ داری والی شرحیں تو وہی رہینگی جو اس وقت ہیں۔ لیکن محکمہ ریلوے کے مال کے نقصان کی ذمہ داری کی صورت میں شرحیں اکثر حالات میں کم کر دی جائینگی۔ اور صرف مالک کے نقصان والی شرحوں سے (جیسا کہ نقصان کی نوعیت کے مطابق ضروری سمجھا جائیگا) ایک یا دو نئے قائم کردہ گروپوں کے لحاظ سے زیادہ رکھی جائینگی۔

۳۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ٹرمینل شرحوں میں یکم اپریل ۳۶ء سے مندرجہ ذیل تبدیلی کی جائے گی۔

تفصیلات	لوکل بکنگ میں (یعنی صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے پر) موجودہ	لوکل بکنگ میں: تبدیل شدہ	تھرو بکنگ میں (یعنی دوسری لائنوں) موجودہ	تھرو بکنگ میں: تبدیل شدہ
اشیاء جن کا کرایہ گروپوں کی شرحوں پر لیا جائیگا	۶ پائی فی من	۸ پائی فی من	۳ پائی فی من	۴ پائی فی من
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول سی ایف، سی ای ایف، سی این، سی بی، سی جیو، اور سی آر شرحوں پر لیا جائے گا	۲ پائی "	۴ پائی "	۱ "	۲ "
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول سی بی، سی جے، سی ایچ، سی ایم، سی ایس، سی ٹی اور سی یو شرحوں پر لیا جائے گا	۶ "	۸ "	۳ "	۴ "

کراس ٹریفک یعنی ایسا ٹریفک جو نہ تو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن سے لادا جائے اور نہ ہی کسی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر اتارا جائے۔ کوئی ٹرمینل کرایہ نہیں لیا جائیگا۔

۴۔ گروپ اور شیڈول کی حساب کردہ شرحیں جن میں ٹرمینل اور کلاس ٹریفک کی کم مسافت کی شرحیں بھی شامل ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۱۰۰۰۰ میل گڈس ریٹ ٹیبل اور جنکشن ریٹ ٹیبل میں جو یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بروئے عمل آئینگے دکھائی جائینگی۔ لیکن وہ شرحیں جو نو ترمیم ضمنی گروپوں یعنی ۲ الف، ۲ ب، ۲ س، ۴ الف، ۴ ب اور ۶ الف کے ماتحت مندرجہ بالا کتب میں شائع کی گئی ہیں۔ لوکل اور تھرو بکنگ دونوں میں یکم مئی ۱۹۳۶ء کو ہی بروئے عمل آئیں گی۔

چیف کمرشل مینجر لاہور

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی